ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید

جمادی الثانیہ ۱۳۹۰ ہجری قمری
ظہور ۱۳۴۹ ہجری شمسی
اگست ۱۹۷۰ عیسوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر
نسیم سیفی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے دورہ کے لئے
جاتے ہوئے ایران میں مقیم احمدیوں کے درمیان رونق افروز ہیں

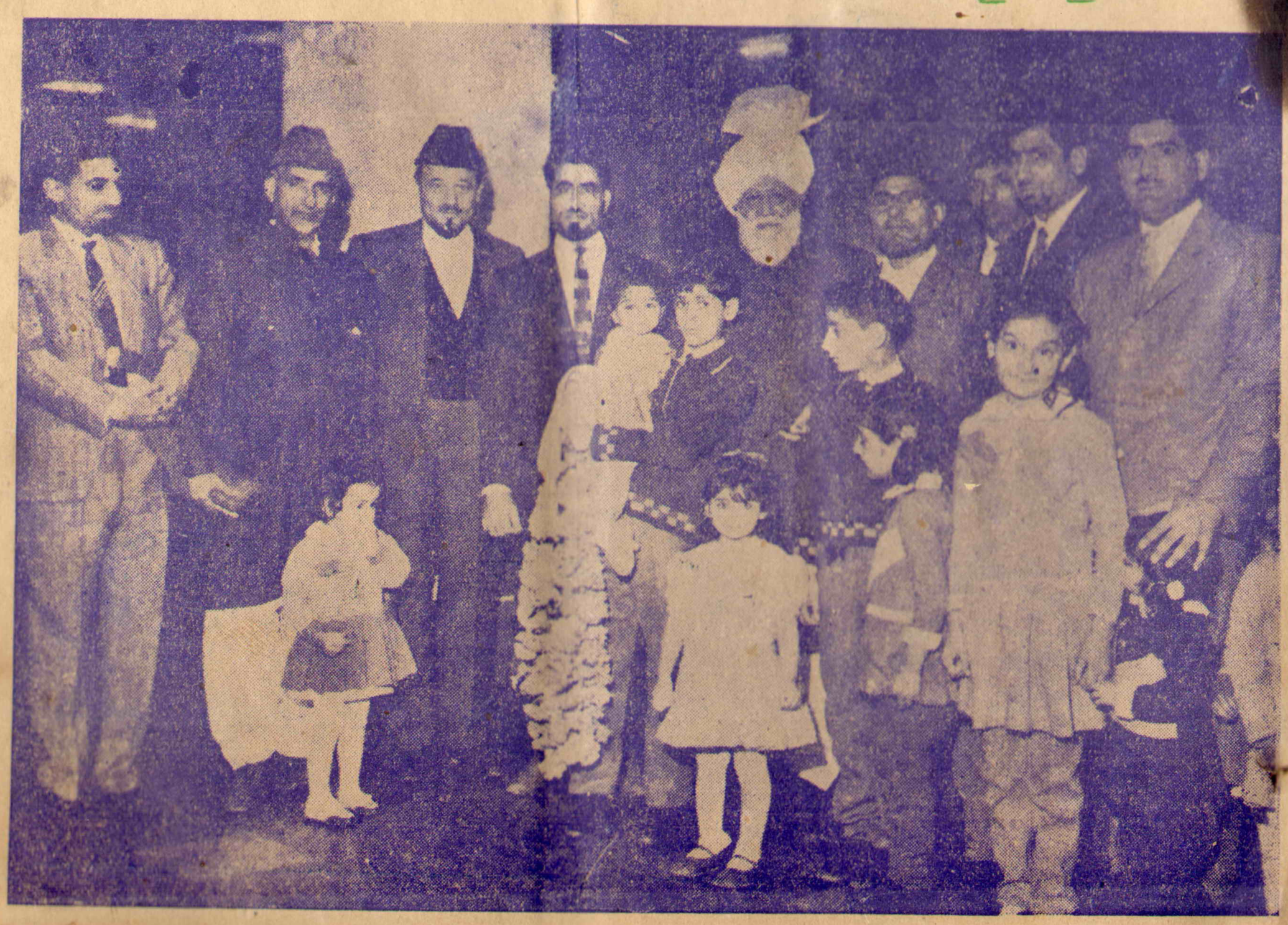

While on his way to West Africa, Hazrat Khalifatul Masih III is seen here in this picture with the members of Ahmadiyya Jamaat in Iran.

اپنے لاڈلے کے درخشاں مستقبل کے لئے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچپن کی اپنائی ہوئی عادتیں ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی ہیں۔
اس لئے ہمیشہ اپنے بچّے کو ایسے سبق دیجئے جو آئندہ اس کے لئے ترقّی اور
کامیابی کا باعث بنیں۔
بہتر مستقبل کے لئے اپنے بچّے کا سیونگز اکاؤنٹ UBL میں
کھلوائیے اور بچت کا سُنہری سبق دیجئے۔

پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں۔ بیرونی شاخیں: لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، بحرین، العین، ابوظہبی اور دوبئی۔
لبنان اور سوئٹزرلینڈ میں ذیلی ادارے۔ کراچی، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں کمپیوٹر بیورو۔ لاہور اور چٹاگانگ میں شماریات کے مخصوص مراکز۔
دی یونین بینک لمیٹڈ۔ یونائیٹڈ بینک کا ایک ذیلی ادارہ۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL

LINTAS 88

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ

تحریکِ جدید

ربوہ

ظہور ۱۳۴۹ہش

(اگست ۱۹۷۰ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ ۲ روپے فی پرچہ ۲۰ پیسے

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

۴۔ جملہ خط و کتابت بنام منیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

ترتیب

- ہمارا فریضہ (اداریہ) صـ۲
- اسلام کا مجسّت، اخوّت اور مساوات کا پیغام (خطبہ جمعہ) صـ۳
- مبلغینِ کرام کے لئے ضروری ہدایات صـ۱۷
- شعاعِ امید (نظم) صـ۲۰
- کاروانِ اسلام صـ۲۱
- اشتہارات صـ۲۲

پبلشر :- عبداللطیف خان

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی پانچ تاریخ

کتابت :- حمید الدین

آپ کا چندہ کب ختم ہوتا ہے؟ یہ بات آپ کے رسالہ کے ریپر پر درج ہوتی ہے۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو جلد ادا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۶ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۸

ظہور ۱۳۴۹ ہش

(اگست ۱۹۷۰ء)

اداریہ

ہمارا افریقہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے افریقہ میں تبلیغ شروع کرتے وقت اِس بات کو خصوصی طور پر مدّنظر رکھا تھا کہ سارے افریقہ کو مسلمان بنالیا جائے تاکہ وہاں کوئی ایسا شخص نہ پیدا ہو سکے جس سے حرم شریف کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ اِس یقین سے پُر تھے کہ افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رکھا ہوا ہے۔ تیس سال کا قلیل عرصہ گزرنے پر اَب ہر شخص اِس بات کا قائل نظر آتا ہے کہ افریقہ مسلمان ہو کر رہے گا اور اسے مسلمان کرنے کی سعادت احمدیہ جماعت کو حاصل ہو رہی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ کے دَورہ کے بعد حال ہی میں فرمایا:۔

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رکھا ہُوا ہے۔ اب وہاں جا کر مَیں نے بنظرِ غور جائزہ لیا ہے اور مَیں اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ واقعی افریقہ میں عیسائیت کے ساتھ لڑی جانیوالی اِس آخری جنگ میں انشاء اللہ فتح اسلام ہی کی ہو گی کیونکہ یورپ میں تو عیسائیت کی مذہبی حیثیت ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ گرجوں کے سامنے For Sale کے بورڈ آویزاں ہیں۔ بہت سے گرجے فروخت ہو کر بعض گیراج میں تبدیل ہو گئے۔ کہیں شراب خانے بن گئے اور کسی میں رقص گاہ بن گئی۔ اور تو اور ملکۂ انگلستان جسے "محافظِ عیسائیت" کا لقب دے رکھا ہے وہ ایک ایسے بِل کی توثیق کرنے پر مجبور ہوئی جو سراسر غیر فطری اور خود عیسائی مسلمات کے منافی تھا اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ایک گرجا میں بعض نوجوانوں کے مطالبہ پر سنڈے سروس کے بعد شراب اور رقص کا انتظام بھی جائز قرار دے دیا گیا ہے۔"

(باقی صـ ۲۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

۱۲۔ احسان ۱۳۴۹ ہش

اِسلام کا محبّت، اخوّت اور مساوات کا پیغام

اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت افریقی ممالک میں مزید ہیلتھ سنٹرز اور سکولوں کے اجراء کی سکیم

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

گزشتہ ۴ر اپریل کو میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کا محبّت اور پیار، اخوّت اور مساوات کا پیغام لے کر مغربی افریقہ کے ممالک کے دَورہ پر روانہ ہُوا تھا اور چند ہفتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا منادی بن کر آپ میں پھر واپس آیا ہوں۔ مَیں نے وہاں جو کچھ دیکھا، محسوس کیا اور مشاہدہ کیا الفاظ میں اس کا بیان ممکن ہی نہیں۔ کچھ جھلکیاں ہیں جو دکھادی گئیں کچھ جھلکیاں ہیں جو دکھاؤں گا۔ وہ حالات دیکھنے اور محسوس کرنے سے تعلق رکھتے تھے بیان کرنا قریباً ناممکن ہے۔

مَیں نے ان سب اقوام کو جن میں مَیں نے دَورہ کیا نیز ان کے ذریعہ افریقہ کی دوسری اقوام کو اسلام نے پیار کا جو پیغام بنی نوع انسان کو دیا ہے وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُنایا۔ محبّت و اخوّت، ہمدردی و غم خواری کی
ان سے باتیں کیں اور مساوات کی آواز کو ان کے
درمیان بلند کیا۔ صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ حضرت
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل کرنے کی
کوشش کرتے ہوئے خود عمل سے انہیں بتایا کہ ہم میں
اور آپ میں، کسی انسان اور دوسرے انسان میں
بحیثیت بشر کوئی فرق نہیں ہے۔ ہزاروں بچّوں کو
پیار کیا۔ ہزاروں بڑوں سے معانقہ کیا اور پتہ نہیں
کتنوں سے مصافحے کئے، وقت پر بھی کئے اور بے وقت
بھی کئے۔ ایسے وقت میں بھی کئے جب احساس یہ تھا
کہ اس وقت یہاں گرمی میں زیادہ ٹھہرنا ٹھیک نہ
ہو اور میں بیہوش ہو جاؤں لیکن جو میں انہیں بتانا
چاہتا تھا قول اور فعل سے، وہ میں نے اپنی طرف
سے پُوری کوشش کی تھی کہ بتا دوں۔ اکرا (گھانا)
میں پہلی بار ہماری بڑی مسجد کی بُنیاد رکھی جانی تھی بنیاد
کے رکھے جانے کے موقع پر ہزاروں آدمیوں کے سامنے
مَیں نے اسلام کی یہ تعلیم پیش کی۔ ان میں اکثریت تو
احمدیوں کی تھی لیکن میری آواز ریڈیو اور اخبار
کے ذریعہ قریباً ہر فرد تک پہنچ جاتی تھی کیونکہ اخباروں
نے بہت تعاون کیا اور ریڈیو اور ٹیلیویژن نے
بھی بہت تعاون کیا۔

مسجد کے متعلق مَیں نے انہیں بتایا کہ اسلامی
تعلیم کے مطابق اللہ کی مسجد کے دروازے جس کے ہم
نگران ہیں ہر اُس شخص کے لئے کھُلے ہیں جو خدائے
واحد و یگانہ کی پرستش کرنا چاہے خواہ وہ مسلمان
ہو یا نہ ہو۔ اور قرآنِ کریم نے ساری دُنیا میں یہ
اعلان کیا ہُوا ہے کہ مسجد علامت اور نشان ہے اِس
بات کا کہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی
حفاظت کی جائے گی اور انہیں مسمار نہیں کیا جائیگا۔
مسلمانوں نے اس پر عمل کیا اور دُنیا میں ایک نہایت
حسین مثال قائم کی۔

ضمناً مَیں یہ بتا دوں کہ سپین میں ہمارا ڈرائیور
انگلستان کا رہنے والا تھا اور وہ کیتھولک نہیں
تھا چنانچہ ایک موقع پر اس نے یہ کہا کہ ان کیتھولکس
نے سپین کی سب مساجد مسمار کر دیں جو دو ایک نمونہ
کے طور پر رکھیں وہ آثارِ قدیمہ کے طور پر ہیں مسجد
کے طور پر نہیں۔ اُس نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا آپکے
ملک میں کیتھولک چرچ ہیں۔ جب اس کو بتایا گیا تو
وہ کہنے لگا کیا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان
کیتھولکس کو اجازت دی ہو کہ وہ آپ کے ملک
میں اور دوسرے اسلامی ممالک میں چرچ بنائیں
اور وہاں وہ اپنی عبادت کریں؟ ہم نے اُسے
سمجھایا کہ اسلام مذہبی آزادی کی تعلیم دیتا ہے اور
بنی نوع انسان کے درمیان ایک نہایت حسین معاشرہ
قائم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مسجد کی حفاظت
کی جائے گی اور مسجد کے طفیل اور مسجد کو علامت
اور نشان بنا کر دوسری تمام عبادت گاہوں کی
حفاظت کی جائے گی۔ مسجدیں محض خود آباد ہی نہیں
ہوں گی بلکہ غیروں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا
موجب بھی ہوں گی ۔۔۔ الغرض صرف اللہ کا ذکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ امّید رکھی جائے گی کہ جو لوگ مسلمان نہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی اپنی عبادت گاہوں کو آباد رکھیں۔

مساوات کا جو نمونہ ہمیں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے اس کی ایک ہی مثال مَیں وہاں مختلف موقعوں پر دیتا رہا ہوں اور وہ فتح مکّہ کے دِن کا واقعہ تھا مَیں نے اُنہیں بتایا کہ تمہارے میں سے ایک حبشی غلام، مکّہ کے جو پیرا ماؤنٹ چیف تھے ان کا غلام تھا اور وہ اسکو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم کیا اور اس کو اسلام کے نُور کی شناخت میسّر آئی اور وہ مسلمان ہوگیا پہلے نفرت اور حقارت تھی اب نفرت اور حقارت کے ساتھ ظلم اور تشدّد بھی شروع ہوگیا۔ ان لوگوں نے اس پر انتہائی ظلم کیا کہ آج بھی اس کی یاد میں ہمارے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں — ایک مسلمان نے اسے خریدا اور آزاد کر دیا۔ پھر وہ مسلمان معاشرہ کا ایک محترم اور معزز فرد بن گیا۔

فتح مکّہ کے روز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جھنڈا تیار کیا اور آپؐ نے جھنڈے کا نام بلالؓ کا جھنڈا رکھا اور اس کو ایک مقام پر گاڑ دیا اور سردارانِ مکّہ سے کہا کہ اگر تم امان چاہتے ہو تو اُس شخص کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ جس کو تم نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا کرتے تھے اور جس پر تم بے انتہاء ظلم کیا کرتے تھے اس طرح پر اس مظلوم بلالؓ کا انتقام لیا ایک حسین انتقام جسے مَیں انگریزی میں Sweet revenge (سویٹ ریوینج) کہہ دیا کرتا تھا۔ یہ میری اپنی اصطلاح ہے لیکن مجھے پسند ہے اَب بھی مَیں دُہرا دیتا ہوں۔ یہ حسین اور پیارا اور میٹھا انتقام کہ ہم تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتے لیکن بدلہ ضرور لیں گے۔ بلالؓ کے جھنڈے تلے آجاؤ تاکہ اس بلالؓ کی وجہ سے جس پر ظلم کرکے تم انسان انسان میں فرق کرنا چاہتے تھے اس بلالؓ کو ہم مثال بنا دیں فرد اور فرد، انسان اور انسان کی تفریق کو دُور کرنے کی۔

جس وقت مَیں نے یہ واقعہ پہلی دفعہ سُنایا تو اتنی خوشی کی لہر اس مجمع میں پھیل گئی کہ میرے کانوں نے وہ بھنبھناہٹ سُنی جو خوشی کی وجہ سے فضا میں پیدا ہوئی تھی۔ لوگوں نے بڑے جوش کے ساتھ والہانہ طریق پر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ ان میں غیر بھی تھے، پادری بھی تھے۔ ایک موقع پر علاقے کے کیتھولک مشن کے سب سے بڑے پادری بھی موجود تھے (اللہ تعالیٰ نے وہاں جماعتِ احمدیہ کو اتنا رُعب دیا ہے کہ پادریوں کو ہمارے جلسوں میں آنا پڑتا ہے وہ پیچھے رہ ہی نہیں سکتے) لیکن کوئی توجہ نہیں تھی وہ بے تعلقی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے اپنے افریقن بھائیوں سے کہا کہ وہ جو سب نبیوں کا سردار تھا اور تمام بنی نوع انسان کا فخر اور سب سے اعلیٰ اور ارفع تھا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جب اس نے قرآن کریم میں یہ اعلان کیا اِنَّمَا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (حٰمٓ السجدۃ آیت ۷)
کہ انسان ہونے کی حیثیت میں مجھ میں اور تم میں کوئی
فرق نہیں۔ میں تمہارے جیسا انسان اور تم میرے
جیسے انسان۔ پس وہ جو اس کے ماتحت تھے اور اس
سے کم درجہ رکھتے تھے
Those who were
junior to him like Moses
جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام
and Christ
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو اور ان کے پیروؤں
کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ تم پر برتری کا اعلان کریں۔ وہ
پادری جو پہلے بے تعلقی سے بیٹھا ہوا تھا اُچھل کر
بیٹھ گیا اور اس نے کہا ہمارے اُوپر یہ کیا بم گرا دیا
ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کو مخاطب کر کے یہ فرمایا
کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔ اور جب ہم اس
میٹھی آواز کو خود اپنے کانوں سے سُنتے ہیں تو فرشتے
ہمیں آکر کہتے ہیں دیکھو تمہارا محبوب اور پیارا بنی نوع
انسان کا کس قدر خیر خواہ اور مساوات کو کس رنگ
میں قائم کرنیوالا تھا کہ اس نے فرمایا اِنَّمَا اَنَا
بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔ پس اس کے بعد حضرت موسیٰ ہو
یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام ان کو یا ان کے ماننے والوں
کو حق نہیں پہنچتا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اِس اعلان کے بعد بھی وہ یہ کہیں کہ حضرت موسیٰ یا
حضرت عیسیٰ علیہما السلام دوسرے انسانوں سے بحیثیت
انسان ارفع اور اعلیٰ تھے۔

مَیں انہیں ہمدردی و غم خواری اور پیار و
محبّت کی بہت سی مثالیں دیتا تھا۔ جماعتِ احمدیہ کا
عمل ان کے سامنے پیش کرتا تھا۔ اپنی پچاس سالہ تاریخ
ان کے رُوبرو دُہراتا تھا اور مَیں انہیں بتاتا تھا کہ یہ
تو درست ہے کہ آج سے چند صدیاں قبل مسیحیت تمہارے
ملکوں میں یہی نعرے لگاتے ہوئے داخل ہوئی تھی کہ
ہم پیار کا، love (لَو) کا پیغام لیکر آرہے ہیں
لیکن محبت کے اس پیغام کے جھنڈے ان توپوں پر
گاڑے گئے تھے جو یورپ کی مختلف اقوام کی فوجوں
کے پاس تھیں اور ان توپوں کے مُونہوں سے گولے برسے
پھُول نہیں برسے۔ اور وہ محبت کا پیغام کامیاب نہیں
ہُوا نہ اسے ہونا چاہیئے تھا نہ وہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس
سے بہتر، اس سے زیادہ پیارا پیغام حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دُنیا کی طرف نازل ہو چکا تھا
اب ہم تمہارے پاس محبت کا پیغام لیکر آئے ہیں اور قریباً
پچاس سال سے مختلف ملکوں میں تمہاری خدمت کر رہے
ہیں اور تم میں سے ہر شخص بڑا بھی اور چھوٹا بھی، حاکم بھی
اور محکوم بھی، رعایا بھی اور ان کے افسر بھی جانتے ہیں
کہ اس پچاس سالہ تاریخ میں نہ ہم نے تمہاری سیاست
میں کبھی دلچسپی لی اور نہ اس سے فائدہ اُٹھانے کی
کوشش کی۔ نہ تمہارے مالوں کی طرف ہم نے حرص کی
نگاہ اُٹھائی۔ تم جانتے ہو کہ ہم نے جو کچھ کمایا وہ تمہارے
ملکوں ہی میں لگا دیا۔ اور تم نے جو کچھ نہیں کمایا بلکہ کسی
اَور نے کسی اَور ملک میں کمایا وہ بھی یہاں لائے اور اسے
بھی تمہاری خدمت پر لگا دیا۔ اس کا اس قوم پر اثر ہوتا
تھا۔ مثالیں تو بہت ہیں صرف ایک مثال مَیں دُہرا دیتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ کانو میں ہمارا میڈیکل سنٹر ہے جو چند سال سے وہاں کام کر رہا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام اخراجات نکالنے کے بعد ۱۵ ہزار پونڈ سے زیادہ یعنی ۳ لاکھ روپے سے زیادہ کی رقم بچی ہوئی تھی چنانچہ گزشتہ دو ایک سال میں یہ ساری کی ساری رقم اس ہسپتال (یعنی جو پہلے کلینک تھا) کی عمارت پر لگا دی گئی بلکہ کچھ قرض لے کر لگا دیا گیا کہ جو اس سے آمد ہوگی اس میں سے ایک دو سال کے اندر واپس کر دیا جائیگا انشاء اللہ۔ شاید ۲۰ یا ۲۵ ہزار پونڈ کی رقم لگا کر ایک خوبصورت ہسپتال بنا دیا گیا۔ غرض ان ممالک میں سے ایک دھیلا نہیں نکالا لیکن وہ جو ہم سے پہلے محبت کا پیغام لیکر ان ممالک میں گئے تھے انہوں نے وہاں کچھ چھوڑا ہی نہیں۔

پہلا ملک نائیجیریا تھا جہاں میں داخل ہوا ایک روز میں سوچ میں تھا۔ ان کے حالات پر غور کر رہا تھا میں نے ایک افریقن دوست سے کہا کہ یہ دیکھ کر مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ تمہارے پاس سب کچھ تھا لیکن تمہیں ہر چیز سے ہی محروم کر دیا گیا۔ چنانچہ اس سے اگلے روز جب میں اُن کے ہیڈ آف دی سٹیٹ سے ملا تو ان سے میں نے کہا کہ کل میں نے ایک دوست سے کہا تھا کہ صدیوں کی حکومت کے بعد ایک فقیر اور دیوالیہ ملک چھوڑ کر یہ اقوام پیچھے ہٹ گئیں اور ان کا سب کچھ وہاں سے لے گئیں لیکن جماعتِ احمدیہ اپنے پیسوں پر۔ اپنے پیسے لیکر وہاں پہنچی اور کام شروع کیا اور وہاں جو کمایا وہیں ان کی بہبودی کے لئے لگا دیا۔

محبت کا یہ عملی پیغام دلوں پر اثر کئے بغیر نہیں رہا۔ ان کے دل۔ احمدی مسلمان ہوں یا عیسائی یا مذہب ہوں احمدیت کے رُوپ میں اسلام کے حُسن کو دیکھ کر اس کے گرویدہ ہیں اور وہ احمدیت سے پیار کرتے ہیں بدمذہب والے بھی اور لامذہب دہریہ یا پُرانے مذاہب کے نشانات و آثار رکھنے والے بھی احمدیت سے پیار کرتے ہیں اور اس چیز کا میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔

میں نے نائیجیریا ہی میں ایک روز دیکھا کہ پچاس ہزار سے زیادہ لوگ (جن میں غیر مسلموں کی اکثریت تھی) مجھے دیکھ کر خوشی سے ناچنے لگے۔ وہ مجھے دیکھتے اور خوشی سے ناچنے لگ جاتے تھے۔ کئی کئی میل تک دُور دُور سے آئے ہوئے دوست مرد و زن قطار اندر قطار کھڑے تھے۔ ایک ایک احمدی قطار میں تھا اور اس کے پیچھے چھ چھ سات سات غیر مسلم ہوتے تھے غیر احمدی بھی تھے۔ غیر مسلم بھی تھے۔ غیر مسلم کو تو میں صرف ان کے ناچ کی وجہ سے پہچانتا ہوں کیونکہ خوشی کے اظہار کے لئے ان کا یہ طریق ہے۔ وہ مرد و زن ایک چیخ مارتے تھے اور پھر ناچنا شروع کر دیتے تھے جس سے میں سمجھ لیتا تھا کہ یہ یا تو عیسائی ہیں یا بدمذہب ہیں۔

کس چیز نے انہیں اس بات پر مجبور کیا تھا کہ وہ ایک غیر معروف اور اَن جانے انسان کو دیکھیں اور خوشی سے ناچنا شروع کر دیں۔ ان کے دِلوں میں جو احمدیت کے حسنِ سلوک اور احمدیت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حسین چہرہ انہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے دیکھا اگر مَیں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ احمدیت کے فریم میں انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس دیکھا اور وہ اس پر فریفتہ تھے اسلئے احمدیت کا جو نمائندہ تھا اسے دیکھ کر وہ خوش ہو جاتے تھے (یہ مَیں غیروں کی بات کہہ رہا ہوں ابھی اپنوں کی بات مَیں نہیں کر رہا) اور مَیں نے لاکھوں آدمی ایسے دیکھے۔

جب مَیں نے گوون کو کہا کہ مَیں بڑا خوش ہوں تمہارے ملک میں ہر شخص ہنستا اور مطمئن نظر آتا ہے مَیں نے خود پچاس ہزار سے لاکھ تک مسکراہٹیں ایک دن میں وصول کیں۔ جب بھی مَیں نے کسی کی طرف مُسکرا کر دیکھا اس نے بھی میری طرف مُسکرا کر دیکھا اور خوش ہوا۔ ایک دن میں پچاس ہزار سے لاکھ تک مسکراہٹیں وصول کرنا معمولی بات نہیں ہے مُسکرا مسکرا کہ میرے تو جبڑے بھی تھک جاتے تھے لیکن یہ اُن کا حق تھا اور مَیں اُنکا یہ حق دیتا تھا۔ چنانچہ گوون بڑا خوش ہوا۔ وہ خود بڑا پکّا عیسائی ہے (مَیں اِس خطبہ میں صرف اصولی باتیں بیان کر رہا ہوں تفصیل میں نہیں جا رہا سوائے اسکے کہ کسی تفصیل کو اصول کے بیان کرنے کے لئے بتاؤں) بہرحال وہ عیسائی ہونے کے باوجود جماعت کا گرویدہ بھی ہے یعنی مذہب کا نُور تو اس پر نہیں چمکا لیکن پیار کا جو پیغام تھا اس سے وہ متأثر ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ مَیں جب اس سے ملنے کے لئے گیا تو یہ ۳۵ سالہ نوجوان (اِس عمر میں ویسے ہی انسان کا سر پُرغرور ہوتا ہے) جس نے سِول وار (خانہ جنگی) ابھی ابھی جیتی تھی اور اس ملاقات سے کچھ عرصہ پہلے بیافرا نے Surrender (سرنڈر) کیا تھا۔ وہ Civil War (خانہ جنگی) جیتی تھی جس میں غیر ممالک اور غیر ملکی مشنریز نے اس کے خلاف کام کیا تھا اور اس نے ان تمام کے منصوبے خاک میں ملا دیئے تھے، اس حالت میں مَیں اس سے ملا۔ وہاں کی کیفیت یہ تھی کہ میری ملاقات سے کم و بیش تین ہفتے پہلے سارے ویسٹ افریقہ کا آرچ بشپ اسے ملنے آیا اس نے اسے ٹھیک طرح مُنہ نہیں لگایا اور اسے دعا تک کے لئے نہیں کہا حالانکہ وہ بھی عیسائی اور ان کا سردار۔ بلکہ اس آرچ بشپ نے اپنی خِفّت مٹانے کے لئے خود ہی چلتے ہوئے کہا اچھا اَب مَیں آپ کے لئے دعا کر دیتا ہوں لیکن جس وقت مَیں اس سے ملنے کے لئے گیا تو جماعت کی اتنی قدر appreciation (اپری سی ایشن) اس کے دل میں تھی کہ بیٹھتے ہی اس نے کہا ہمارے لئے دعا کریں۔ مَیں سمجھا نہیں بات۔ مَیں نے کہا یہ عیسائی ہے اس نے دیکھا کہ ایک مذہبی لیڈر آیا ہے اِس لئے اس نے رسماً کہہ دیا کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ مَیں نے جواباً کہا مَیں تو دعا کرتا ہوں اور مَیں آپ کے لئے بھی دعا کروں گا لیکن جب مَیں نے نظر اُٹھا کر اس کے چہرے کے آثار دیکھے تو مَیں نے سمجھا کہ مَیں اس کی بات نہیں سمجھ سکا مَیں نے پھر اس سے پوچھا کہ کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ مَیں اسی وقت فارمل طریقے پر ہاتھ اُٹھا کر دعا کروں۔ کہنے لگا ہاں میرا یہی مطلب ہے چنانچہ مَیں نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور وہ بھی اپنے رنگ میں اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں شامل ہُوا۔ غالباً تصویر بھی چھپ گئی ہے (دعا کریں کہ جو ہاتھ یوں بندھے ہوئے نظر آتے ہیں کسی دن یوں کھُل جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے) وہ دل کا بڑا اچھا ہے۔

پھر اس نے مسلمان مذہبی امام سے کھُل کر یہ بات بھی کی کہ ان غیر ممالک نے اور غیر ممالک کے مشنریز نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ ہمارے ملک کو تباہ کر دیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں ان کے بُرے منصوبوں سے محفوظ رکھا اور ہمارے ملک میں وہ تباہی نہیں آئی جو یہ چاہتے تھے کہ یہاں تباہی برپا ہو۔ جماعت کی تعریف کے علاوہ اس نے مجھے یہ کہا کہ ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ تمام مذاہب کے لوگ یہاں بھائی بھائی کی طرح رہتے ہیں۔ مَیں نے دل میں سوچا کہ یہ ہمارے ممالک سے اچھے ہیں۔ انہیں یہ علم حاصل ہو چکا ہے اور یہ اس حقیقت کی شناخت حاصل کر چکے ہیں کہ مذہب کا تعلق دل سے ہے طاقت کے زور سے زبان سے تو کچھ کہلوایا جا سکتا ہے لیکن دل نہیں بدلے جا سکتے۔ ساری دنیا کے ہائیڈروجن بم مل کر بھی کسی ایک آدمی کے دل میں کوئی خوشگوار تبدیلی نہیں پیدا کر سکتے یہ ناممکن بات ہے البتہ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہے جس نے اربوں ارب انسانوں کے دلوں میں تبدیلی پیدا کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے کوثر کا جو وعدہ دیا تھا وہ پُورا کیا اُس وقت بھی اور پھر اُس وقت سے لیکر اب تک اور پھر قیامت تک ایسے لاکھوں کروڑوں اربوں انسان پیدا ہوتے رہیں گے جو اس مذہبی حُسن کے گرویدہ ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے ہوں گے۔ پس ان قوموں کو زندگی کی یہ حقیقت معلوم ہو چکی ہے اور اس لحاظ سے وہ بڑے خوش قسمت ہیں۔ اور سچ کہا تھا گوون نے کہ ان کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ان کے ملک میں تمام مذاہب، تمام فرقے امن سے رہ رہے ہیں کوئی کسی کے خلاف، زبان درازی نہیں کرتا۔ اِلّا ماشاء اللہ شاید کوئی استثناء ہو جسے وہ قوم بہرحال پسند نہیں کرتی۔

ایک اَور مثال دے دیتا ہوں۔ گھانا میں اکرا کے مقام پر ہمارا ایک اسکول ہے اور پھر ۱۴ میل کے فاصلے پر کماسی میں ہمارا ایک اسکول ہے۔

کماسی سے ستّر میل پر ٹیچی مان ایک جگہ ہے جہاں ہمارے افریقن بھائی عبدالوہاب بن آدم صاحب بطور مبلّغ رہتے ہیں۔ وہ بڑا ہی اچھا کام کر رہے ہیں وہ بھی اور ان کی بیوی بھی بچّوں میں قرآن کریم اور مذہبی تعلیم، احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق پیدا کر دیا ہے۔ ان بچّوں کو جب آپ دیکھیں تو آپ کے بچّوں کو رشک آجائے اور آپ کو بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد میں وہ ایسے قصیدے پڑھتے ہیں کہ انسان کے لئے اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے اور مُنڈے ہو کر لاؤڈ سپیکر لگا کر لاکھوں کی آبادی کے شہروں میں گاتے پھرتے ہیں کہ جس مسیح کی انتظار تھی وہ آگیا مثلاً ہم جیب ابادان گئے۔ یہ شہر قریباً لیگوس کے برابر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے، پہلے بڑا تھا اب کم ہے۔ اس میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ انہوں نے سارے شہر میں یہ منادی کی کہ جس مہدی کی انتظار تھی وہ آگیا اور اس کا نائب اور تیسرا خلیفہ تمہارے اندر موجود ہے اس سے برکتیں حاصل کرو۔ انہوں نے نڈر ہو کر سارے شہر میں اُونچی منادی کی۔ پھر بچے یہی گاتے ہیں کہ مہدی آگیا۔ انسان اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتا۔

پس انہوں نے اِس بنیادی حقیقت کو جان لیا ہے کہ مذہب کا معاملہ دل سے ہے طاقت اور زور کے ساتھ دل نہیں بدلا جا سکتا۔ اور چونکہ وہ اسکو شناخت کر چکے ہیں اِس لئے ہمیں بڑی امید ہے کیونکہ ہمارے پاس پیغام ہی پیار کا ہے اخوّت کا ہے اور ہمدردی کا ہے اور غم خواری کا ہے اور مساواتِ انسانی کا ہے۔ مَیں نے عیسائیوں میں سے کسی سے بات نہیں کی جس نے آگے سے یہ نہ کہا ہو کہ جو آپ کہتے ہیں وہ ٹھیک ہے۔

مَیں نے لائبیریا میں ایک بارہ تیرہ سال کے بچّے سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے غالباً جانسن کہا۔ مَیں نے کہا نہیں اِس وقت کے بعد تمہارا نام جمیل ناصر ہے اور تم مسلمان ہو۔ وہ کہنے لگا yes sir وہ بچّہ ہمارے امین اللہ خاں سالک کے ہاں کام کرتا ہے۔ انہوں نے اگلے روز بتایا کہ اس نے گھر جا کر کہا کہ میرا نام اب جانسن نہیں ہے میرا نام اب جمیل ناصر ہے اور مَیں مسلمان ہوں۔

ان کے دِل ہم نے جیت لئے ہیں لیکن ان کے مُونہوں سے کہلوانا ہمارا کام ہے۔ ہم بہتوں تک پہنچے ہی نہیں۔ ایک جگہ ایرو ڈروم پر ایک ترک کمانڈار لڑکی سے ہمیں پتہ لگا کہ ہم بہت سی جگہ غفلت کر جاتے ہیں، تبلیغ نہیں کرتے یا اتنی قربانی نہیں دیتے جتنی ہمیں قربانی دینی چاہیئے۔ اس لڑکی کو دلچسپی پیدا ہوئی۔ اس نے چوہدری محمد علی صاحب سے پوچھا کہ یہ کون ہیں اور مَیں ان سے ملنا چاہتی ہوں (بعد میں وہ منصورہ بیگم سے بڑے پیار سے ملیں بھی) چوہدری صاحب نے کہا کہ امام مہدی آگئے ہیں اور یہ ان کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ اس نے آگے سے جو جواب دیا وہ دل میں بڑا درد اور دُکھ پیدا کرنیوالا ہے۔ وہ کہنے لگی اگر امام مہدی آگئے ہیں تو مجھے کیوں علم نہیں۔ بات اسکی ٹھیک ہے ہماری غفلت ہے۔ انہوں نے اسے یہی جواب دیا کہ یہ ہمارا قصور ہے کہ ہم نے تمہیں بتایا نہیں اُس کا یہی مطلب تھا کہ اگر امام مہدی آگئے ہیں تو مجھے اِس کا کیوں علم نہیں ہوا، میرے پاس کوئی بتانے والا کیوں نہیں آیا کہ امام مہدی آگئے ہیں۔

پس دُنیا یہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اگر مہدی معہود مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگئے ہیں تو ہمیں علم کیوں نہیں ہوا۔ دُنیا کو بتانا ایک احمدی کا فرض ہے آسمان سے فرشتوں نے آکر نہیں بتانا اور اسی کی طرف مَیں انشاء اللہ اِس خطبہ میں آپ کو لیکر آؤں گا۔ یہ محبت کا پیغام روزِ روشن کی طرح ان ممالک میں بھی اور جہاں مَیں نہیں جا سکا وہاں بھی اُن پر عیاں ہو چکا ہے۔ وہ اب ماننے لگ گئے ہیں کہ احمدی محبت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پیار اور ہمدردی اور غم خواری اور مساوات کا پیغام لیکر ہمارے ملکوں میں آئے ہیں مجھے بہت سے دوسرے ممالک کے سفراء ملے اور مجھ سے یہ کہنے لگے کہ ہم نے کیا قصور کیا تھا کہ آپ نے اپنے دَورہ میں ہمارے ملکوں کو شامل نہیں کیا مَیں ان کو کیا کہتا کہ تمہارا قصور ہے یا نہیں۔ بہرحال اِس سے پتہ لگتا ہے کہ انہیں احمدیت کی طرف توجہ ہے۔ دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے بہت ساری تبدیلیاں کر رہے ہیں ان تبدیلیوں کے آخری نتائج کو سنبھالنا انسان کا کام ہوتا ہے اور یہ جماعتِ احمدیہ کا کام ہے۔

ان لوگوں میں ایک اَور خوبی مجھے یہ نظر آئی کہ وہ صفائی کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ یہاں تو یہ مشہور ہے کہ بڑی گندی اور بدبودار قومیں ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف گھانا کے ملک میں منصورہ بیگم کے عورتوں کے مصافحے اور میرے مردوں کے جو مصافحے ہوئے ان کا ۲۵ ہزار سے زائد کا اندازہ ہے لیکن مختلف جلسوں میں شمولیت اگر ۲۵۔ ۳۰ ہزار مرد و زن کریں تو اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس وقت وہاں کی ہماری بالغ آبادی دو اور تین لاکھ کے درمیان ہے، بچے اور بچیوں کو چھوڑ کر۔ یقیناً اتنی آبادی ہوگی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی آبادی ہے اور سارے ممالک میں تو ہم نے بہت زیادہ مصافحے کئے ہیں اور مَیں نے ہزاروں معانقے کئے ہیں اور میرے خیال میں ہزاروں ہی کی تعداد میں بچوں سے پیار کیا ہے اور سارے دورے کے اندر سوائے ایک یا دو کے کسی سے بدبُو نہیں آئی۔ ہزاروں میں سے ایک یا دو کا ہونا محض استثناء ہے۔ غرض ان میں بدبُو نہیں ہے وہ اتنے صاف لوگ ہیں اور صفائی کے اتنے شوقین ہیں کہ ان چھ ملکوں میں سے کسی جگہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھے پانی نظر آیا ہو اور وہاں افریقن کپڑے نہ دھو رہے ہوں۔ مَیں نے بڑا غور کیا جہاں کہیں بھی مجھے پانی نظر آیا مَیں نے اس پر افریقنوں کو کپڑے دھوتے ہوئے پایا۔ وہ دن میں تین دفعہ نہاتے ہیں۔ یہاں بھی اگر مَیں پوچھوں (لیکن مَیں پوچھوں گا نہیں) تو شاید صرف سینکڑوں ہی ایسے نکلیں جو دن میں دو دفعہ نہاتے ہوں گے مگر وہ دن میں تین دفعہ نہاتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو دن میں پانچ دفعہ کپڑے بدلتے ہیں۔ وہ جُبّوں کے بڑے شوقین ہیں (مجھے بھی انہوں نے پیار سے ان جُبّوں کے تحفے دیئے ہیں) بس دن میں کئی بار جُبّے بدلتے رہتے ہیں اور ان جُبّوں کے ساتھ ان کی شکلیں بھی بدل جاتی ہیں پہچاننا بھی مشکل ہو جاتا ہے پس بہت صاف ملک ہیں۔ لوگ بڑے صاف رہتے ہیں۔ دل سے دعا نکلتی تھی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اِن قوموں کو ظاہری صفائی کی توفیق عطا کی ہے اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کر دے کہ ان کی باطنی صفائی کے بھی سامان ہو جائیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے ہم نے جا کر ان کی باطنی صفائی کے انتظام کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی باطنی صفائی کے جمعدار ہمیں بنایا ہے ہمارے سوا دوسرا کوئی باطنی صفائی کر ہی نہیں سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اِس کام کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو چُنا ہے اور سوائے آپ کے کسی کو نہیں چُنا پھر یہ تو بڑی ناشکری ہو گی کہ ہم اپنے کام سے گھبرائیں۔

مَیں نے ان کو وہاں یہ بھی کہا کہ مَیں یہاں آیا ہوں اور تم خوش ہو۔ خوشی کی کوئی انتہا ہی نہیں تھی مَیں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ میری نظریں شرم سے جُھک جاتی تھیں اور مجھ میں خدا تعالیٰ کی حمد کی طاقت نہیں ہے۔ وہ مصافحہ کرتے تھے اور خاموشی سے چہرہ دیکھنے لگ جاتے تھے۔ پیچھے سے دوسرا آدمی ٹھوکا دیتا تھا کہ چل آگے لیکن یہ نہیں کہ کوئی بات کرنی ہے اِس لئے ٹھہر گئے ہیں، بس چہرہ دیکھے جا رہے ہیں۔ کئی ایک سے مَیں نے پوچھا بھی کیا میری نہیں ہوتی دیکھتے چلے جاتے ہو۔ اور اتنا پیار دیکھا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ وہ احمدیت سے پیار ہے، وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیار ہے، وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے پیار ہے کہ ان کے ذریعہ سے (اصل تو توحید کا قیام ہے) خدا تعالیٰ کے پیار کو دُنیا میں قائم کیا گیا ہے۔ وہی ایک واحد و یگانہ ہے باقی تو سارا فسانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی حقیقت اور وہی باقی رہنے والی ہستی ہے۔

مثلاً ایک بڑھیا جسے پوری طرح نظر بھی نہیں آتا تھا سفر بھی نہیں کر سکتی تھی اس نے دو مہینے خرچ کر کے ایک لوئی کو اپنایا اور اپنی بیٹی کو بھیجا اور تاکید کی کہ اپنے ہاتھ سے دینا اور دعا کے لئے کہنا ہے۔ وہ بچی کہنے لگی کہ میری ماں سفر نہیں کر سکتی تھی مجھے اس نے یہ لوئی کرا دے کر بھیجا ہے۔ اس کے بنانے پر اس نے دو ماہ خرچ کئے ہیں۔ ہمارے ساتھیوں سے غلطی ہوئی وہ سیرالیون میں رہ گیا۔ مَیں نے کہا یہ لوئی پیچھے نہیں رہیگا چنانچہ وہاں تار دی اور اسے ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن منگوایا اور اب اُسے مَیں یہاں لے آیا ہوں۔

مَیں نے ان سے کہا کہ تم یہ دیکھتے ہو کہ بازار میں اسکی قیمت دس روپے ہے اور مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ جس پیار نے اس کو بنایا ہے دُنیا میں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے، یہ تو مَیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ بعض نے کہا کہ یہ کپڑا چھ ماہ سے تیار کرنا شروع کیا تھا اور اب ہم تیار کر کے اس کو آپ کے لئے لائے ہیں۔ دھاگہ بھی ہم نے بنایا پھر کپڑا بھی ہم نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اور پھر اسے آخری شکل جو دینی تھی وہ بھی اپنے ہاتھ سے دی۔ یہ کھدر کے بڑے موٹے وزنی کپڑے ہیں آپ انہیں دیکھیں گے تو کہیں گے کہ بازار میں شاید سات ساڑھے سات روپے میں مل جائیں لیکن مَیں نے کہا مَیں ان کو نہیں چھوڑوں گا چاہے ان کے کرایہ پر ہزاروں روپے ہی کیوں نہ خرچ کرنے پڑیں۔ کچھ ہمارے ساتھ آ گئے ہیں کچھ کے یہاں لانے کا ہم انتظام کر کے آئے ہیں وہ سارے انشاء اللہ یہاں پہنچ جائیں گے۔

پس احمدیت کے ساتھ ان کا اس قسم کا پیار ہے اور وہ احمدیت کے فدائی ہیں بالکل نڈر ہیں۔ لیگوس میں ہم پہنچے تو ہوٹل کے باہر سینکڑوں بچے تھے جو احمدیت زندہ باد، اسلام زندہ باد کے نعرے لگا رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ "زندہ باد" کا لفظ استعمال کرتے ہیں کیونکہ اسے سارے سمجھتے ہیں نیز اَھْلًا وَّسَھْلًا کہہ رہے تھے۔ پس وہ نعرے لگا رہے تھے۔ جب میں آگے بڑھا تو ہمارے احمدی بھائی نعرے لگاتے ہوئے اس کے ایک بہت بڑے ہال میں داخل ہو گئے۔ چوتھی منزل پر ہمارے کمرے تھے جب ہم سیڑھیاں چڑھنے لگے تو یہ بھی نعرے لگاتے ہوئے ساتھ جا رہے تھے یہاں تک کہ دروازہ آگیا اور یہ بھی ساتھ تھے۔ صرف اُس وقت ہی نہیں بلکہ اگر دن میں مجھے تین دفعہ نیچے اُترنا ہوتا تو وہی نعرے لگتے۔ جب بھی میں کمرے سے باہر آتا وہ نعرے لگاتے غیر ملکی یہ دیکھ کر حیران ہوتے اور دلچسپی لیتے اور شاید دل میں غصہ بھی آتا ہو۔ مگر ان کو کسی سے کوئی غرض نہیں تھی وہ تو دل میں ایک جوش تھا کہ احمدیت نے ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا روشن اور حسین چہرہ دکھایا اور اللہ قادر و توانا سے زندہ تعلق پیدا کیا۔

جو میں ہم گئے تو وہاں گورنمنٹ کی لاج میں اتنا چراغاں تھا کہ جس طرح ربوہ نے چراغاں کیا وہاں بھی چراغاں تھا۔ ہمارے ایک دوست نے کہا کہ آپ نے تکلف کیا ہے۔ آپ نے یہاں اتنا خرچ کر دیا ہے۔ اس نے آگے سے جواب دیا کہ ہمارے دلوں میں چراغاں ہو رہا ہے ہم اپنے در و دیوار کو اس سے محروم کیسے رکھ سکتے ہیں۔ یہ ان کی قلبی کیفیت ہے اور یہ وہ محبت کا پیغام ہے جسے وہ آگے پہنچا رہے ہیں۔ پس یہ وہ چیز ہے جو غیروں کے دل بھی جیت رہی ہے۔

کمانسی میں reception (ری سیپشن) پر ایک بڑے اثر و رسوخ والا افریقن تھا (وہاں کے جو پیرا ماؤنٹ چیف ہیں وہ خود گفتگو نہیں کرتے انہوں نے اپنی طرف سے بیچ میں واسطے رکھے ہوئے ہیں اور یہ ان کے Spokesman (سپوکس مین) کہلاتے ہیں) چنانچہ ایک پیرا ماؤنٹ چیف کا Spokesman (سپوکس مین) آیا وہ مسلمان نہیں تھا مجھ سے کہنے لگا کہ میں ڈیڑھ سو میل سے اِس لئے آیا ہوں کہ میں بیمار ہوں اور آپ سے میں نے درخواست کرنی تھی کہ آپ میرے لئے دعا کریں۔

ایک اور پیرا ماؤنٹ چیف آئے ہوئے تھے وہ اپنے ساتھ ایک ممبر لیجسلیٹو اسمبلی بھی لائے ہوئے تھے وہ مجھ سے کہنے لگے کہ میں اتنی دُور سے آیا ہوں ہمارے علاقہ میں ڈاکٹر کی ضرورت ہے آپ وہاں میڈیکل سنٹر کھولیں اور یہ ایم۔ پی (ممبر پارلیمنٹ) جو ہیں یہ اِس بات کا ذمّہ لیتے ہیں کہ حکومت کے قواعد کے مطابق (جسے Red tapism (ریڈ ٹیپ ازم) کہتے ہیں) مختلف دفاتر سے جو کام کروانا ہو گا وہ یہ کروا دیں گے۔ میں نے اُن سے کہا ٹھیک ہے آپ یہ کام کروا دیں ہم آدمی بھیج دیں گے۔

میں نے بتایا ہے کہ گوون نے میرے ساتھ اِس طرح گفتگو کی جس طرح کہ وہ بڑا پُرانا واقف ہو۔ اُس نے جماعت کی تعریف کی۔ جماعتی خدمات کا وہ بہت ہی ممنون تھا۔ اس کے دل میں بھی اور اسی طرح جو دیگر Heads of state (ہیڈز آف سٹیٹ) ہیں جن سے میں ملا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں ان کے دلوں میں بھی جماعت کی بڑی قدر اور وقعت ہے۔ جب تفصیل میں جاؤں گا تو بتاؤں گا کہ سب کی یہی حالت ہے۔

پھر وہاں اللہ تعالیٰ کے جو فضل دیکھے تھوڑے سے ان کے نمونے بتا دیتا ہوں۔ نائیجیریا سے میں نے کام شروع کیا۔ نائیجیریا کے ایک احمدی گروہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے بغاوت کرکے اور دُنیا کی حرص میں وہاں کے سارے سکولوں پر جو آپؓ نے کھلوائے تھے ناجائز طور پر قبضہ کر لیا۔ غالباً یہ کُل گیارہ سکول تھے اور چونکہ اس وقت جماعت کا کوئی "دستور" نہیں تھا Constitution نہیں تھا اِس واسطے قانونی طور پر کوئی چارہ جوئی نہ ہو سکتی تھی۔ "دین" میں داخل ہوئے تھے اور "دُنیا" کے چھلکے پر ان کے پاؤں پھسل گئے اور سکولوں پر قبضہ کر لیا جو ابھی تک جاری ہے۔ لیکن ان کی حالت یہ ہے کہ خود ان میں بد اخلاقیاں پیدا ہو گئی ہیں دین سے کوئی رغبت نہیں رہی سکولوں کو انہوں نے آمدنی کا ذریعہ بنا لیا ہے اور کچھ سکول شاید عنقریب بند بھی ہو جائیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بھی چگر دیتا ہے میں وہاں یہی سوچ رہا تھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا جو میری غیرت کا تقاضا تھا کہ ہم فوری طور پر ۱۶ سکول کھولیں۔ چنانچہ میں نے سمجھدار احباب کی ایک کمیٹی بنائی اور ان سے میں نے کہا کہ اِس ملک میں میں نے ۱۶ ہائی سکول کھولنے ہیں اسلئے اِس سلسلہ میں پانچ سالہ منصوبہ تیار کرو۔ مجھے یہ غیرت تھی کہ ان کے چھوٹے بڑے ملا کر گیارہ سکول ہیں پس ہم یہاں انشاء اللہ سولہ ہائی سکول کھولیں گے۔ میں نے انہیں یہ بھی کہا کہ میرے افریقہ چھوڑنے سے پہلے پہلے اِس کمیٹی کی پہلی رپورٹ مجھے ملنی چاہیئے۔ اور انہیں میں نے یہ ہدایت کی کہ نقشے سامنے رکھو مشورے کرو اور دیکھو کہ کہاں کہاں سکول کھولنے چاہئیں۔ بہرحال ان کی پہلی رپورٹ مجھے وہیں مل گئی تھی لیکن جب میں نے یہ کمیٹی بنائی تو ہوا یہ کہ اگلے روز ویسے ہی بے خیالی میں ریڈیو کو میں نے چلایا۔ خبروں کا وقت تھا۔ اُس وقت شمال مغربی سٹیٹ کے گورنر کے انٹرویو کا خبروں میں اعلان ہو رہا تھا۔ (یہ شمال مغربی سٹیٹ مسلمانوں کا علاقہ ہے) کہ میری سٹیٹ میں تعلیم بڑی کم ہے اور میں نے ایمرجنسی کا اعلان کر دیا ہے۔ میں اپنے ذرائع اکٹھے کر رہا ہوں اور مجھے امید ہے عوام میرے ساتھ تعاون کریں گے۔ میں نے ایک دن پہلے کمیٹی بنائی تھی۔ چنانچہ جب میں نے یہ خبر سُنی تو میں نے اس نو احمدی دوست جس کے متعلق آپ نے اخبار میں پڑھا ہو گا کہ میں نے کہا تھا the sun sets before the یعنی سورج غروب ہونے سے قبل تم احمدیت میں داخل ہو گے اور وہ ہو گیا تھا۔ یہ ڈپٹی سیکرٹری ہے اور کھاتا پیتا آدمی ہے اس نے مرسیڈیز کار رکھی ہوئی ہے میں نے اسے کہا کہ تم جاؤ اور اس گورنر سے کہو کہ ہم تمہاری سٹیٹ میں فوری طور پر چار سکول کھولتے ہیں دو لڑکیوں کے اور دو لڑکوں کے۔ ہمیں تمہارے تعاون کی ضرورت ہے اور یہ صرف دو قسم کے تعاون ہیں ایک یہ کہ سکول کھولنے کے لئے ہمیں زمین دو کیونکہ یہ ہم باہر سے نہیں لا سکتے اور دوسرے یہ کہ ٹیچرز کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

entry permit (انٹری پرمٹ) دو کیونکہ اس کے بغیر وہ تمہاری سٹیٹ میں آ نہیں سکتے۔ چنانچہ وہ اِس پیشکش کو سُن کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ مَیں آپ سے ہر قسم کا تعاون کروں گا سکولوں کے اجرا میں آپ ہماری مدد کریں۔ ویسے اس نے یہ بھی کہا کہ ایک فارمل خط لکھ دیں کہ یہ ہم نے پیشکش کی ہے چنانچہ اس پر اس نے اپنے land depth (لینڈ ڈیپارٹمنٹ) کو کہا کہ جہاں بھی یہ زمین پسند کریں وہاں ان کو زمین دی جائے اور محکمہ تعلیم کو کہا کہ انکی طرف سے محکمہ میں مزید کسی درخواست کے آنے کا انتظار نہ کرو بلکہ جو فارمل کارروائی ہے یعنی فارم وغیرہ بھرنے ہوتے ہیں وہ فارم ان کو بھجوا دو تاکہ یہ کارروائی جلدی ختم ہو جائے۔ سکول ٹیچرز نے آنا ہے اور بہت ساری حکومت سے اجازتیں لینی پڑتی ہیں۔ اور وہ ہمارے "وزیری" سے کہنے لگا (حالانکہ وہ غیر احمدی ہے) کہ مَیں بہت خوش ہوں آپ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لینے کی پیشکش کی ہے۔ مَیں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ اگر آپ لوگ نارتھ ویسٹرن سٹیٹ یعنی سکوتو (جو دراصل عثمان بن فودی کا گھر ہے۔ یہ ایک مجدّد تھے جو اس علاقے میں پیدا ہوئے تھے۔ مَیں انکا ذکر وہاں جانے سے پہلے بھی کر چکا ہوں) کے علاقے کے لوگوں کے دل احمدیت کے لئے جیت لیں تو تمام شمالی مسلم علاقہ احمدی ہو جائے گا۔ اِس واسطے آپ کوشش کریں اور یہاں سکول کھولیں۔

پھر اس کے بعد ہم گھانا میں آئے وہاں غور کیا۔ پھر آئیوری کوسٹ میں۔ پھر لائبیریا میں گئے وہاں غور کیا اور دوستوں سے مشورے کئے اور منصوبے بنائے وہاں کے صدر مسٹر ٹب مین بڑے اچھے آدمی ہیں انہوں نے سو ایکڑ زمین کی منظوری دیدی ہے اور اپنے محکمہ کو ہدایت کی ہے کہ یہ زمین جلدی جماعتِ احمدیہ کو دی جائے۔ یہ سو ایکڑ کا اکٹھا قطعہ ہے بڑی زمین ہے انشاء اللہ بہت کچھ بن جائے گا۔

پھر سیرالیون کو ہم نے اپنے واپسی کے پروگرام کی وجہ سے چھوڑا تھا کیونکہ ہیگ آنے کے لئے ہم نے یہیں سے جہاز لینا تھا۔ اگر پہلے سیرالیون جاتے پھر گیمبیا جاتے اور پھر سیرالیون جاتے تو یہ امر جماعت کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی کوفت کا باعث ہوتا اِس لئے پروگرام یہ بنایا کہ پہلے over fly (اوور فلائی) کر کے گیمبیا چلے جائیں یعنی اس ملک (سیرالیون) کے اُوپر سے اُڑ کر گیمبیا جائیں اور پھر وہاں سے واپس سیرالیون آئیں اور پھر یہاں سے یورپ کو آئیں۔

گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے (میرے اپنے پروگرام نہیں رہنے دیئے بلکہ) بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ اِن ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے خیر مَیں بڑا خوش ہوا پہلے اپنا پروگرام اور منصوبہ تھا اب اللہ تعالیٰ نے منصوبہ بنا دیا۔

گیمبیا چھوٹا سا ملک ہے میرے آنے کے بعد مولویوں نے بڑی مخالفت شروع کر دی ہے اور مَیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت خوش ہوا کیونکہ اس آگ میں سے تو ہم نے بہرحال گزرنا ہے۔ ہمارے لئے یہ پیشگوئی ہے کہ آگ تمہارے لئے ضرور جلائی جائے گی۔ جو الہام ہے نا کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ اس میں دو پیشگوئیاں ہیں۔ ایک یہ کہ تمہیں راکھ کرنے کے لئے آگ جلائی جائے گی اور دوسری یہ کہ وہ آگ تمہیں راکھ نہیں کر سکے گی بلکہ فائدہ پہنچانے والی ہو گی، تمہاری خدمت کرنیوالی ہو گی۔ پس جب اس پیشگوئی کا پہلا حصہ پورا ہوتا ہے یعنی آگ جلائی جاتی ہے ہم اس سے ڈرتے نہیں بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق پہلی بات پوری کر دی اور وہ قادر و توانا اپنے دوسرے وعدہ کو بھی ضرور پورا کرے گا۔ اس لئے آگ ہمیں راکھ نہیں کریگی بلکہ خدمت کرنے والی ہو گی۔ بہرحال وہاں ہماری مخالفت شروع ہے اور میں خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے آپ بھی دعائیں کریں میں بھی دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ مخالفت کی یہ آگ ہمیں جلانے کی بجائے ہماری کامیابیوں پر فتح کے ہار گوندھے اور یہ آگ خوشیاں منانے والی ہو اور اس آگ میں سے ہمارے اوپر آگ کے شعلوں کے بجائے پھولوں کی پتیاں برسیں۔ یہی ہم سے وعدہ ہے اگر وہ پورا ہوا ہے تو یہ بھی پورا ہوتا چلا جائے گا۔

پھر جب ہم سیرالیون میں آئے تو اور زیادہ جرأت تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا تھا کہ کرو خرچ میں اچھے نتائج نکالوں گا۔

پھر میں لندن آیا تو میں نے جماعت کے دوستوں سے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء معلوم ہوا ہے کہ ان چھ افریقی ممالک میں تم کم از کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کرو (ویسے یہ پوری سکیم میرے ذہن میں ہے کہ کس کس رنگ میں کام چلانا ہے) پس یہ ایک لاکھ پونڈ کی رقم کم سے کم ہے اور اس سلسلہ میں انگلستان کی جماعتوں میں سے مجھے دو سو ایسے مخلص آدمی چاہئیں جو دو سو پونڈ فی کس کے حساب سے دیں اور دو سو ایسے مخلصین جو ایک سو پونڈ فی کس کے حساب سے دیں اور باقی جو ہیں وہ ۳۶ پونڈ دیں۔ ان میں سے بارہ پونڈ (ایک پونڈ ایک مہینے کے لحاظ سے) فوری طور پر دیدیں۔ میں نے انہیں کہا کہ قبل اس کے کہ میں انگلستان چھوڑوں اس مد میں دس ہزار پونڈ جمع ہونے چاہئیں اور اس وقت انگلستان سے روانگی میں بارہ دن باقی تھے۔ چنانچہ دوستوں کے درمیان میں صرف دو گھنٹے بیٹھا ایک جمعہ کے بعد اور دوسرے اتوار کے روز جس میں اور نئے آدمی بھی آئے ہوئے تھے اور ان دو گھنٹوں میں ۲۸ ہزار پونڈ کے وعدے ہو گئے تھے اور ۳ اور ۴ ہزار پونڈ کے درمیان نقد جمع ہو گئے تھے۔ میں نے پھر اپنے سامنے نیا اکاؤنٹ کھلوایا اور اس کا نام "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" رکھا ہے۔ یہ اکاؤنٹ وہیں رہے گا وہیں اس میں رقم جمع ہو گی۔ غرض "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے نام سے ایک علیحدہ اکاؤنٹ کھلوایا اور اس میں رقم جمع کروائی کیونکہ اس سے پہلے جو رقمیں آ رہی تھیں وہ مسجد فنڈ کے اکاؤنٹ میں جا رہی تھیں۔

(باقی آئندہ)

نسیم سیفی

مبلّغینِ کرام کیلئے ضروری ہدایات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی اور مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری ۱۰ جولائی ۱۹۷۰ء کو جزائر فجی کے لئے روانہ ہوگئے۔ دونوں حضرات کا تبلیغی میدان میں کام کا خدا کے فضل سے ایک لمبا تجربہ ہے۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب غیر منقسم ہندوستان میں ایک مشہور مناظر تھے پاکستان میں آکر آپ نے مختلف رنگوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی ہے آپ نے گیمبیا مغربی افریقہ میں بھی تین سال تک تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ مولانا محمد صدیق صاحب نے سیرالیون، لائبیریا اور سنگاپور میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اب آپ دونوں فجی میں تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ ریلوے اسٹیشن ربوہ پر بہت سے احباب نے آپ دونوں کو الوداع کیا اور آپ کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔

دفتری معمول کے مطابق خاکسار نے ان دونو مبلّغینِ کرام کی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ۲ اپریل کو ملاقات کروائی۔ ایسی ملاقاتوں میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مبلّغینِ کرام کو کام کے متعلق ضروری ہدایات سے نوازتے ہیں اور ان کے لئے دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے۔ اِس ملاقات میں بعض دیگر مبلّغین بھی ہمراہ تھے (مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر۔ مولوی صدیق احمد صاحب منور)۔

حضور نے جملہ مبلّغین کے متعلق فرمایا کہ ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو دعاگو بھی ہوں اور بے نفس بھی۔ دین کی خدمت کو وہ ایسے بے لوث رنگ میں انجام دیں کہ ان کا نفس درمیان میں نہ آئے اور وہ ہر لمحہ اپنے کام میں کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے والے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ حقیقی معنوں میں صرف ایسے ہی مبلّغین کامیابی کا مُنہ دیکھتے ہیں۔ ان کے اخلاص اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی بناء پر انکے کاموں کا رنگ ہی مختلف ہوتا ہے۔ انہیں نہ نام و نمود سے غرض ہوتی ہے اور نہ اپنی تشہیر سے۔

تبلیغی میدان کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب دُنیا کے حالات پہلے کی نسبت بہت مختلف ہیں۔ پہلے ہمیں تبلیغی میدان میں ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا تھا جو کسی نہ کسی مذہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ماننے والے ہوتے تھے اور ان کے لئے مذہبی اقدار کچھ نہ کچھ اہمیت ضرور رکھتی تھیں۔ انہیں دلائل دے کر منوانا پڑتا تھا کہ اسلام کے عقائد اور انکے عقائد سے پیدا ہونیوالے اعمال ان کے مذہب کے عقائد اور ان سے پیدا ہونے والے اعمال سے بدرجہا بہتر ہیں لیکن اب ہمارا حقیقی مقابلہ دہریت سے ہے۔ دہریہ لوگ تو نہ صرف کسی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں بلکہ وہ سرے سے خدا ہی کو نہیں مانتے اِس لئے منقولی دلائل کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نشانات کی ضرورت ہے۔ نشانات ـــــ اور صرف نشانات ـــــ ہی ان پر اثر انداز ہوتے ہیں کیونکہ وہ خود نہ تو نشان دکھا سکتے ہیں اور نہ ان کا کسی اَور رنگ میں مقابلہ کر سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانات صرف ان لوگوں کو عطا کئے جاتے ہیں جو بے نفس ہوں اور جو ہر لمحہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے والے ہوں۔

ظہورِ مجدّد کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس موضوع پر اپنی کتب میں سینکڑوں جگہ ذکر فرمایا ہے۔ ان تمام حوالجات کو سامنے رکھ کر ہی کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکتا ہے۔ جو لوگ کسی ایک آدھ حوالہ کو لے کر نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں اور ان کا نتیجہ قطعی اور درست نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم ایک ایسی عظیم کتاب ہے کہ ع

"جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا"

لیکن قرآنِ کریم میں مجدّد کا ذکر نہیں ہے۔ حدیث میں یہ ذکر ضرور ہے کہ حدیث تو قرآن کریم کی تفسیر ہے نہ کہ قرآنِ کریم سے زائد کوئی بات۔ البتہ قرآن کریم میں خلافت کا ذکر موجود ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں کہیں بھی مجدّدیت کا ذکر فرمایا ہے وہاں دراصل خلافت ہی کے موضوع پر بحث کی ہے اور اِس طرح ہماری توجہ اِس بات کی طرف مبذول فرمائی ہے کہ مجدّدیت دراصل خلافت ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود چودھویں صدی کے اور آخری مجدّد تھے۔ (اب چونکہ حضور علیہ السلام کے بعد خلافت قائم ہو چکی ہے اِس لئے اب کسی مجدّد کی ضرورت نہیں)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ کسی مجدّد نے یہ نہیں کہا کہ اس نے صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی سے علم حاصل کیا ہے۔ تمام مجدّدین نے کسی نہ کسی سے علم سیکھا درآنحالیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے علم حاصل کیا۔ اِس کے علاوہ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل کسی مجدّد نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ ساری

دُنیا کے لئے تجدیدِ دین کا کام کر رہا ہے۔ تجدیدِ دین یا تو علاقائی صورت اختیار کرتی رہی یا کسی خاص وقت کے لئے یا کسی خاص مسئلہ کے لئے یہ کام سرانجام دیا جاتا رہا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری دُنیا کے لئے تجدیدِ دین کا کام سرانجام دیا (اللہ تعالیٰ نے بھی حضور علیہ السلام کو الہاماً فرمایا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا")۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے مبلغینِ کرام کیلئے دعا فرمائی۔

دعائے خاص کی تحریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قارئین تحریکِ جدید کو معلوم ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید لندن میں پیش آنے والے کار کے ایک حادثہ کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ حادثہ میں آپ کے دماغ کو سخت جھٹکا لگا ہے۔ ڈاکٹری ہدایات پر پُورا عمل کیا جا رہا ہے اور ہر ممکن علاج بھی جاری ہے لیکن ابھی تک آپ کی بیماری میں کوئی افاقہ محسوس نہیں ہُوا جو باعثِ فکر ہے۔ آپ اِن دنوں ایبٹ آباد تشریف لے گئے ہیں۔

احبابِ جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ ہمارا شافی مطلق خدا اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور پہلے سے بھی زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؂

نسیم سیفی

شعارِ امّید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج آساں ہے اگرچہ مہ و پروین کا سفر
جادۂ زیست میں ہر گام پہ دُشواری ہے
ہر قدم آبلہ پائی کی فسوں کاری ہے
اس قدر کم ہے تمیزِ عملِ زہد و ریا
جیسے بس ایک ہی تصویر کی عیّاری ہے
مُسکراہٹ کے کہیں پھُول کھِلیں تو جب ہے
دردمندی کے لئے ہونٹ ہِلیں تو جب ہے
آدمیّت پہ ہر اک لمحہ لگائے گئے زخم
آدمیّت ہی کے ہاتھوں سے سِلیں تو جب ہے
رونق و رنگ کی دُنیا ہے فقط نام و نمود
نہ شرافت نہ امانت نہ دیانت کا وجود
آج امّید کی بس ایک کِرن باقی ہے
جسم گھائل ہے مگر رُوح ہے مائل بہ صعود
پایۂ عرش کو چھُو لیتی ہے درماندہ نظر

تحریکِ جدید کی خبریں

عطاء المجیب راشد ایم۔اے

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان

جاپان میں ہمارا مشن حال ہی میں قائم ہوا ہے مکرم میجر عبدالحمید خان صاحب وہاں پر کام کر رہے ہیں۔ جاپانی زبان سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے وہ جاپانی زبان کے اسباق حاصل کر رہے ہیں۔ زبان کی اس روک کے باوجود وہ تبلیغ کی راہ ہموار کر لیتے ہیں۔ اپنی ایک تازہ رپورٹ میں انہوں نے لکھا ہے کہ ایک عیسائی نوجوان ان سے تبادلہ خیالات کرنے کی غرض سے مشن ہاؤس آیا۔ ہمارے مبلغ نے جو ابھی جاپانی زبان میں زیادہ گفتگو نہیں کر سکتے جاپانی بائیبل کے حوالے دکھا کر اسلام کی صداقت واضح کی اور وہ عیسائی نوجوان مزید غور کرنے کا وعدہ کر کے واپس چلا گیا۔ چند روز بعد وہ اپنے ایک اَور دوست کو ساتھ لیکر آیا۔ اِس دفعہ بھی ان کو تبلیغ کرنے کا اچھا موقع مل گیا۔

ملائیشیا

ملائیشیا میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی اعلائے کلمۂ اسلام میں مصروف ہیں۔ عید الاضحیہ کے موقع پر آپ نے اپنے خطبہ میں قربانیوں کا فلسفہ بیان کیا۔ اِس تقریب میں غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب بھی بڑی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ چنانچہ ان میں سے بعض کیساتھ بعد ازاں انفرادی تبادلۂ خیال بھی کیا گیا۔

یوگنڈا

یہ خبر قارئین تحریکِ جدید کے لئے بہت خوشی کا موجب ہوگی کہ یوگنڈا مشن نے وہاں کی ایک مقامی زبان لوگنڈی میں قرآن مجید کے ترجمہ کا کام مکمل کر لیا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور مکرم زکریا کزیٹو صاحب نے دن رات کام کر کے اِس ترجمہ کو مکمل کیا اور بعد ازاں نظر ثانی بھی کی۔ اب یہ ترجمہ تیار ہو چکا ہے اور عنقریب شائع ہو جائے گا۔

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اس سے قبل دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ لوگنڈی زبان میں یہ ترجمہ بھی اِس سلسلہ میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔ امید ہے کہ اس ترجمہ کی اشاعت سے لوگنڈی زبان جاننے والے حلقوں میں اسلام کے پیغام کو صحیح طور پر سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورے کے خوشکن نتائج کی ایک ہلکی سی جھلک حضور کے اِن الفاظ میں ملتی ہے:۔

"الحمد للہ میرے مغربی افریقہ کے دورے کے بڑے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ نائیجیریا میں ابادان جو ایک بہت بڑا مسلم ٹاؤن ہے اس کے نواح میں ۱۳ قصبات کے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور ابادان میں ہماری جماعت کے صدر سے جو افریقن ہیں ان کا دو تین گھنٹے تک تبادلہ خیالات ہوا جس کے نتیجہ میں ۴۰ آدمیوں نے بیعت کر لی۔ ایک سکول کے قریباً ایک سو طلبہ نے بھی بیعت کی ہے۔ سیرالیون میں پانچ نئی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ پڑھے لکھے طبقہ میں احمدیت اور اسلام کے حق میں ایک زبردست رَو پیدا ہو گئی ہے — یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر دُنیا ہی بدل گئی ہے ایک عظیم انقلاب رونما ہو رہا ہے نہ صرف وہاں کے عوام بلکہ انکی حکومتیں بھی ہماری خدمات کی قدردان اور ان کی کھلم کھلا معترف ہیں — نائیجیریا کے ہیڈ آف دی سٹیٹ نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ملکی ترقی میں حکومت اور جماعتِ احمدیہ برابر کے شریک ہیں۔ جماعتی خدمات کی اس سے زیادہ تعریف اور کیا ہو سکتی ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ افریقہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رکھا ہوا ہے۔ یہ برِّ اعظم اب احمدیہ جماعت کے ذریعہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گا۔

افریقہ ہمارا ہے اور ہمیں جان کی بازی لگا کر بھی افریقہ کو جلد از جلد اپنا لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس مقصد کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی قربانی کی توفیق دے۔ آمین ؂

مفید اور مؤثر دوائیں

— نورُ کاجل —

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مَردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

— تریاقِ اٹھرا —

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

— نورِ نظر —

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

— سُرمہ خورشید —

دُھند، اغبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ حبیب ڈرگ ربوہ۔ فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں!

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

بواسیر

درد، جلن، مسّے، اخراجِ خون اور قبض و ریاح وغیرہ

"پائلز کیور" (PILES CURE) کے صرف چار کیپسولز سے جڑ سے ختم۔

تسلّی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک بالکل مُفت حاصل کریں

مکمل کورس ۱۰/-، ڈاک خرچ ۱/۵۰ سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمشن

نوٹ:- ملتی جُلتی پیکنگ اور ملتے جُلتے ناموں والی نقلی ادویات سے بچنے کے لئے "پائلز کیور" کا نام یاد رکھیں۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائدِ اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ھُوَ الشَّافِی خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَ النَّاصِرُ

روگ کا سوگ نہ کر!

دمہ ضیق النفس اور بلغمی کھانسی کی بیماریوں سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے!

کیونکہ

اِس بیماری کا فوری اور زود اثر مکمل علاج ہمارے ہاں کئی سالوں سے متواتر کیا جاتا ہے جس سے بفضلِ خدا ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز دوست دمہ یا بلغمی کھانسی کی بیماری کا علاج کروا کر ہر طرف سے مایوس ہو چکا ہو تو آج ہی تسلّی بخش اور مجرّب علاج کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں

ماہرِ معالج امراضِ دمہ بلغمی کھانسی وغیرہ خادمِ خلق ڈاکٹر نثار احمد بنگوی (سرشمیر روڈ والے)

غلام محمد آباد شاہی چوک محلہ دار الفضل ڈی ۱۳۵۷ شہر لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اِس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ۶ روپے (مینجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار ہے

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں، دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اِس کی توسیع اشاعت جماعتی فرض ہے۔

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق
حبِّ اٹھرا رجسٹرڈ
مکمّل کورس بیس روپے

زدجامِ عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

حبِّ مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

ہمارا اصول
- صاف ستھرے اجزاء - دیانتدارانہ دواسازی
- عمدہ پیکنگ - غریبانہ قیمت - مخلصانہ مشورہ

اور

اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

نرینہ اولاد گولیاں
انعامِ خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

حبِّ مسان
سوکھے کی مجرّب دوا
تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

معین الصحت
تلی، بھس، خرابیٔ جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے